بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحکم ... من اولہ

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم۔ باتو گرآئی چہا در قادیان مینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا مینی۔ شفا مینی غرض دار الامان مینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۸ | ۷ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۱۰ اگست ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲

ای جہان منتظر خوش باش کامد داستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے
معاونین عـہ
برضائے ـہ
خود ـے
عام قیمت للعہ

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا سر دست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دگنا ہے اسواسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر سپروپرائٹر بدر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق ثابت است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسرے دوری از آن عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر و یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کر لیگا۔ اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

مسجد مبارک

۱۰ اگست ۱۹۰۵ء ۔ قبل عشاء ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ ایک جگہ مبارکؑ مبارکؑ کل امر یجعل فیہ مبارک ۔ والا الہام چھوٹی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے ۔ اور دوسری جگہ یہی الہام بڑی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے حضرتؑ نے فرمایا ۔ بعض الہام بار بار کئی دفعہ ہوتے ہیں اور ہر دفعہ وہ جدا شان رکھتے ہیں ۔ انی معین من اراد اہانتک والا الہام بہت دفعہ ہوا ہے ۔ اور ہر دفعہ اس کا ظہور کسی نئے رنگ میں ہوا ہے ۔ ہر دفعہ اہانت کنندہ اور اہانت یافتہ کوئی نیا وجود ہوتا رہا ہے ۔ ایسا ہی الہام انی مع الافواج آتیک بغتۃً ۔ بہت کثرت سے ہوا ہے ۔ اور ہمیشہ خدائی فوجوں کی نصرت سے ایک نیا معجزہ پیدا ہوا ہے ۔ اسی طرح اکثر الہامات بار بار ہوتے ہیں ۔ اور ہر دفعہ کوئی نیا رنگ رکھتے ہیں اسی طرح قرآن شریف میں بھی بہت سی آیات ہیں ۔ جو اپنے اپنے موقعہ پر جدا مطابقت رکھتی ہیں ۔ اگرچہ ظاہر الفاظ ایک ہی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے ۔ کہ کل یوم ھو فی شان لیکن وہ مقامات کتب مجھے دکھانے چاہئیں ۔ جن پر یہ سوال پیدا ہوا ہے ۔

حقیقت روح قدس

کسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ آپ نے جبرئیل کے متعلق جو تحریر کی ہے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ آپ کا خیال بھی سید احمد کی طرح ہے ۔ کہ روح الامین انسان کے اندر ہی ہے ۔ اور اس کے سوائے کوئی اور روح القدس اور جبرئیل نہیں ۔

فرمایا ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ سید احمد کے ساتھ اس معاملہ میں ہمارے خیال کو کوئی مطابقت نہیں ہمارا منشا یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح الامین کا نزول انسان پر اس وقت ہوتا ہے ۔ جبکہ انسان خود تقدس اور تطہر کے درجہ کو حاصل کر کے اپنے اندر بھی ایک حالت پیدا کرتا ہے ۔ جو نزول روح الامین کے قابل ہوتی ہے ۔ اس وقت گویا ایک روح الامین ادھر ہوتا ہے تب ایک ادھر سے آتا ہے ۔ یہ بات ہم اپنے حال اور اپنے تجربہ سے کہتے ہیں ۔ نہ کہ صرف قال ہی قال ہے [illegible] کی بجلی کے ساتھ خوب مثال مطابق آسکتی ہے جب کسی جسم میں خود بھی بجلی ہوتی ہے ۔ تو آسمانی بجلی اسے اپنی طرف کشش کرتی ہے ۔ تدبر سے دیکھا جائے ۔ تو قرآن شریف سے یہی ثابت ہوتا ہے

عبادت نبی کریم

آج کل سخت گرمی پڑنے اور برسات کے نہ ہونے کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ ایسے موقعہ پر نماز استسقیٰ کا پڑھنا سنت ہے ۔ میں جماعت کے ساتھ بھی سنت ادا کروں گا مگر میرا ارادہ ہے ۔ کہ باہر جا کر علیحدگی میں نماز پڑھوں اور دعا کروں ۔ خلوت میں اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرنے اور دعا مانگنے کا جو لطف ہے ۔ وہ لوگوں میں بیٹھ کر نہیں ہے ۔ اور بھی دعاؤں کا ذخیرہ ہے ۔ اسی مطلب کے واسطے میں نے باغ میں ایک چھوٹی سی جگہ بنائی ہے ۔ جس کو بیت الدعا کہنا چاہیئے ۔ فرمایا ۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات دو رنگ کے تھے ۔ ایک ظاہر اور ایک مخفی ۔ آپ کی پہلی عبادت وہی تھی ۔ جو آپ نے غار حرا میں کی ۔ جہاں کئی کئی دن ویرانہ پہاڑی کی غار میں جہاں ہر طرح کے جنگلی جانوروں اور سانپ چیتے وغیرہ کا خوف ہے ۔ دن رات اللہ تعالیٰ کے حضور میں عبادت کرتے تھے اور دعائیں مانگتے تھے ۔ قاعدہ ہے ۔ کہ جب ایک طرف کی کشش بہت بڑھ جاتی ہے ۔ تو دوسری طرف کا خوف دل سے دور ہو جاتا ہے ۔ بعض عورتوں کو جو بہت ہی ڈرنے والی طبیعت کی ہیں ۔ دیکھا گیا ہے ۔ کہ کسی بچے کی بیماری کے وقت اندھیری راتوں میں ضرورتاً ایسی جگہ جاتی ہیں ۔ جہاں دن کو نکلنا ان کے واسطے دشوار ہے ۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ زلزلہ کے وقت خوف سے اونچے مکان سے نیچے کودنے لگا ۔ لوگوں نے پکڑ لیا ۔ جب خوف الٰہی اور محبت غالب آتی ہے ۔ تو باقی تمام خوف اور محبتیں زائل ہو جاتی ہیں ۔ ایسی دعا کے واسطے علیحدگی بھی ضروری ہے ۔ اسی پورے تعلق کے ساتھ انوار ظاہر ہوتے ہیں ۔ اور ہر ایک تعلق ایک ستر کو چاہتا ہے

فرمایا ۔ آج کل حبس اور گرمی اور برسات کی کمی کسی امر کی تمہید ہے ۔ جو آگے ظاہر ہوگا ۔ معلوم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے ۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہر جیہ بادا باد ۔ مگر خدا کی ہستی دنیا پر ثابت ہو جائے اور دین اسلام کی حقیقت ظاہر ہو جائے ۔ خواہ کسی طرح سے ہو ۔

وفات مسیح اجماعی مسئلہ

ایک شخص نے سوال کیا کہ اسلامی کتب میں حیات مسیح کی بات کہاں سے آگئی ۔ حضرت مسیحؑ نے فرمایا کہ یہ بات ایسی ہی ہے ۔ جیسا کہ ہند کے مسلمان رسوم شادی و مرگ اب تک پرانے ہندوؤں کی طرح ادا کرتے ہیں ۔ جب بہت سے عیسائی اور یہودی مسلمان ہوئے ۔ تو کچھ پرانے خیالات کا بقیہ ساتھ لائے ۔ وہی خیالات مسلمانوں میں منتقل ہو کر اور احادیث کی غلط فہمی بھی ساتھ مل کر یہ فاسد عقیدہ پیدا ہو گیا ۔ اور کتابوں میں درج ہو گیا ۔ ورنہ صدر اسلام میں اس کا نام و نشان نہ تھا ۔ بلکہ تمام نبیوں کی موت پر اجماع تھا ۔ لیکن ان لوگوں میں بھی بہتیرے ایسے ہیں ۔ کہ حضرت عیسیٰؑ کی موت کے قائل ہیں ۔ کوئی کہتا ہے ۔ کہ وہ تین دن تک مرے رہے ۔ کوئی کہتا ہے ۔ کہ سات دن تک مرے رہے اور کوئی ہمیشہ کے لئے ان کا مرجانا مانتا ہے ۔ بہرحال اصل اجماع اسلامی وہ ہے ۔ جو درمیان صحابہ کے ہوا ۔ صحابہ میں سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا ۔ کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہیں ۔ بغیر اس کے صحابہ کو آنحضرت کے مرنے کے بعد کبھی صبر نہیں آسکتا تھا ۔ یہ مبارک اجماع حضرت ابوبکر کے ذریعہ سے ہوا ۔ اور اگر کسی کو یہ وہم تھا بھی کہ کوئی نبی زندہ ہے تو وہ بھی دور ہو گیا ۔ اور اس طرح آنحضرت صلعم کی موت کا صدمہ صحابہ کے دل سے اٹھا کہ نبی تو سب مرا ہی کرتے ہیں اگر کسی فرد واحد کو قصور و دماغ کے سبب کچھ غلطی لگی ہوئی تھی تو وہ بھی دور ہو گئی ۔ خود خدا تعالیٰ کے کلام میں اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی آسمان پر نہیں جاتا ۔ جہاں آنحضرت سے کفار نے آسمان پر چڑھنے کا معجزہ طلب کیا تو فرمایا قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا ۔ یعنی بشر رسول کبھی کوئی آسمان پر نہیں چڑھا اور فرمایا ۔ ما محمد الا رسول ۔ قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل ۔ یعنی کوئی نبی نہیں جو فوت نہیں ہو چکا پس اگر یہ نبی مر جائے یا قتل کیا جائے ۔ تو کیا تم دین سے پھر جاؤ گے کتب سماوی اور تاریخ زمانہ بھی یہی شہادت دیتی ہے کوئی نظیر ایسی نہیں کہ پہلے کوئی دو چار نبی آسمان پر گئے ہوں ۔ خود مسیح نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ یوحنا ہی الیاس ہے ۔ [illegible] موسیٰ ۔ نوح اور دوسرے نبی آسمان پر گئے ۔ اس حیثیت سے حضرت عیسیٰ بھی گئے تھے ۔ چنانچہ شب معراج میں آنحضرت نے سب کو آسمان پر دیکھا ۔ حضرت عیسیٰ کی کوئی خصوصیت نہ تھی ۔ افسوس کہ ان لوگوں کی قوت شامہ ہی ماری گئی ہے خود زمانہ کی چال سے بو آتی ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا عیسائیت کی پہلی اینٹ ہے بعض لوگ میری نسبت اعتراض کرتے ہیں کہ میں نے بھی براہین میں ایسا ہی لکھا تھا مگر وہ نہیں سمجھتے ۔ کہ یہی بات ہماری صداقت کی گواہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کوئی منصوبہ بازی نہیں کرتے خود اسی کتاب براہین میں ہمارا نام مسیح رکھا گیا اور خدا تعالیٰ کے تمام وعدے اسی کے اندر ہیں ۔ اگر یہ غلطی مجھ سے براہین احمدیہ میں صادر نہ ہوتی ۔ تو ایک بناوٹ معلوم ہو سکتی تھی ۔

درسِ قرآن شریف

(مکتوب مولوی حکیم فضل الدین صاحب)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ کا نام رب ہے۔ رب کے معنے ادنیٰ درجہ اور او[illegible] حالت سے اعلیٰ درجہ تک پہنچانے والا نباتات۔ حیوانات۔ جمادات۔ سب میں یہی حالت ہے۔ [illegible] تخم دیکھو۔ کھجور کی گٹھلی کی پشت پر ایک [illegible] ہوتا ہے۔ اس کو دیکھو۔ پھر دیکھو کھجور کا درخت کا کتنا بڑا درخت بن جاتا ہے۔ ابراہیم بڑا آدمی تھا۔ مگر اس کے باپ کے نام کی نسبت بحث ہے کہ اس کا کیا نام تھا۔ بعض آذر کو ان کا باپ کہتے ہیں۔ بعض اس کے خلاف کہتے ہیں۔ مگر ابراہیم کو اللہ تعالےٰ نے کس قدر بڑھایا کہ امریکہ اور یورپ میں [illegible] نے جس کو خدا کہا۔ وہ بھی اسی کی نسل کا ایک انسان تھا۔ آج مسلمان باوجود اختلاف مذہب سارے کے سارے کما صلیت علیٰ ابراہیم پڑھتے ہیں یہودا اور عیسائیوں کو اس کی نسل سے ہونے کا فخر ہے غرض خدا تعالےٰ جس چیز کو بڑھاتا ہے۔ وہ کتنا بڑا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہمنے دیا تھا۔ داؤد اور سلیمان کو علم۔ علم ایک بے نظیر۔ .. .. .. عزت بڑھانے والی نعمت الٰہی ہے۔ کتا جو ذلیل ترین حیوانات ہے جب اس کو شکار کرنے کا علم ہو جائے۔ اس کی کتنی عزت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح باز ایک وحشی پرندہ ہے۔ مگر سکھایا ہوا کیسا معزز ہو جاتا ہے۔ غرض جس قدر علم زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر عزت زیادہ ہوتی جاتی ہے بلکہ انسان عالم انسان جاہل سے کتنا زیادہ معظم ہوتا ہے اور ملائکہ میں بھی علم کے مدارج سے ہی ترقی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ترقی علم کی دعا سکھائی۔ اور فرمایا۔ قل رب زدنی علما۔ اسی واسطے اس جگہ اللہ تعالےٰ نے علم کا ہی احسان جتلایا۔ چونکہ شکر سے نعمت میں ترقی ہوتی ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم اس لئے انھوں نے بطور شکر نعمت عرض کی کہ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ انھوں نے کہا۔ تمام تعریف اللہ تعالےٰ کو ہے۔ جس نے ہم کو فضیلت دی۔ اپنے بہت سے مومن بندوں پر۔ تمریوں سبد معاشوں سے نہیں کہا۔ بلکہ اکثر مومنین سے بھی فضیلت کا ملنا بیان فرمایا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے انکے تھے۔ مگر یہ فضیلت صرف سلیمان کو ہی ملی۔ جیسے فرمایا۔ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ۔ حضرت سلیمان حضرت داؤد کا وارث ہوا علم و کمالات روحانی میں اور کہا اے لوگو۔ ہم کو علم منطق الطیر سکھایا گیا۔ علم منطق الطیر کو یونانی میں ارنی سولوجیا سنسکرت میں بسنت راج۔ عبری میں زجر یا عرف کہتے ہیں یہ بڑا بھاری علم ہے۔ آوازوں سے شکاری لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ طبیب علاج میں اور سیاح پانی آبادی راستوں کا پتہ ان کے ذریعہ لگاتے ہیں۔ روحانی لوگ کشف والے ان کے حالات سے اعلیٰ سے اعلیٰ عجائبات حاصل کرتے ہیں۔ حضرت سلیمان کو دونوں قسم کے فوائد ظاہری و باطنی منطق الطیر سے حاصل تھے وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ علاوہ اسی علم کے سب خیر ہم کو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مل گئی ہے۔ بعض جاہل کل شئی کے لفظ سے دھوکہ کھاتے ہیں۔ اور جاہل قرآن سے دور جاتے ہیں۔ تفصیلاً لکل شئی قرآن کریم کی مدح میں آیا ہے۔ پس اس سے وہ یہ امر نکالتے ہیں۔ کہ ہر ایک عمل قرآن میں ہے۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے اس جگہ اگر وہی معنے لئے جاویں۔ تو پھر ریل۔ تار۔ ڈاک مطابع۔ اور نئی نئی آج کل ایجادیں بھی ان کے پاس ہونی چاہئیں۔ اور کم سے کم ہم لوگ بھی ان کی رعایا اور نوکر موجود ہوں۔ پس ایسے معانی کل کے لینے غلط ہیں کل کا لفظ یاں کل کا لفظ موقع اور حیثیت کے لحاظ سے بولا جاتا ہے

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ۔ بے شک یہ کھلا فضل اللہ تعالےٰ کا ہے

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ۔ اور جمع کیا گیا سلیمان کا لشکر جن اور انس اور طیر سے اور وہ الگ الگ بنائے گئے

عیسوی انیسویں صدی یا تیرھویں صدی ہجری نے ہر قوم و مذہب پر اعتراض تو پیدا کئے مگر بجائے جواب دینے کے شبہات پر شبہات اس قدر بڑھ گئے۔ کہ بعض لوگ یا علی العموم عملاً مذہب سے دست بردار ہو گئے۔ بعض مذہب کو ہنسی میں بھی اڑانے لگے۔ دوسرے اعتراضوں کے ساتھ لفظ جن پر بھی اعتراض ہیں۔ بعض نے لفظ جن کی ایسی توجیہ کی۔ جس کا ثبوت عربی زبان یا حضرات صحابہ سے نہیں دیا گیا۔ بعض نے کہا کہ مخاطب لوگ چونکہ جن کو ایک مخلوق مانتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے مسلمات کے لحاظ سے اس لفظ کو استعمال کیا۔ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ قرآن کریم میں جو کچھ بیان ہوتا ہے۔ [illegible] واقعات سے [illegible] ہوتا ہے

جن کے معنے [illegible] اور [illegible] میں آتے ہیں۔ مثلاً آج کل طاعون کا کیڑا جو [illegible] نظروں میں تو نہیں آ سکتا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے منکروں کے لئے [illegible] قائم کرنے کو اس کیڑے کو پیدا کر دیا۔ اور وہ [illegible] گئے۔ غرض [illegible] مشرک [illegible] کا ذکر کو بھی جن کہا ہے۔ اس سے بد تر دو ارواح خبیثہ ہیں جن سے بدی کے تحریک ہوتے ہیں۔ حضرت سلیمان کے وقت شریر قوم سے سردار اور کچھ پہاڑی لوگ بھی تھے ان کو جن کہا گیا ہے۔ جن بہادر سوار عرب میں بہادر اور عمدہ فوجوں کی تعریف بھی کی جاتی ہے۔ کہ ان کے ساتھ پرندے رہتے ہیں۔ یعنی یہ دشمن کو ہلاک کرتے ہیں اور پرندے ان کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے ہیں اور ان کے دفن کا مجاز نہیں ہوتا

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۔

جب حضرت سلیمان مع لشکر وادی نمل پر پہونچا۔ تو نملہ نے کہا۔ اے نملو اپنے اپنے مکانوں میں چلے جاؤ۔ ایسا نہ ہو۔ کہ سلیمان اور اس کا لشکر تم کو کچل ڈالے۔ اور ان کو تمہارے اس کچلنے کی خبر بھی نہ ہو۔ قاموس جو لغت کی کتاب ہے لفظ برق کی تفصیل میں لکھا ہے جہاں پانیوں کا ذکر کیا ہے کہ ابرقہ نملہ کے پانیوں میں سے ہے۔ اس وادی میں سونے کے ذرات ریگ میں ہیں۔ وہ لوگ ان باریک ذرات کو چن کر گذارہ کرتے تھے۔ اس لئے ان کا نام نملہ ہوا جیسے اب بھی پنجابی میں کیڑا اسایل کو کہتے ہیں۔ جو ایک ایک لقمہ ہر گھر سے لے کر جمع کرتا ہے۔ ضلع شاہ پور میں ڈوڈو (مینڈک) چوہا۔ لومڑ (ثعلب) وغیرہ اقوام اب بھی موجود ہیں۔ پنڈ دادن خان میں کڑیانوالی گلی (کودیہ) ہے۔ اس میں قوم کیڑے رہتے ہیں۔ ہارون رشید بھی دورہ کرتے کرتے اس وادی میں گیا۔ تو اتفاقاً اوس وقت بھی ان کے نمبردار نملہ (عورت) ہی تھی۔ اس نے ایک کیسہ سونے کے ذرات کا ہدیہ ہارون رشید کے پاس پیش کیا ہارون رشید نے تعجب کیا اور کہا۔ کہ تم غریب آدمی ہو تمہارے کام آوے گا۔ نملہ نے کہا جب حضرت سلیمان علیہ السلام اس وادی میں آئے تھے۔ تو ہمارے بڑوں نے اس کو بھی یہی ہدیہ پیش کیا تھا۔ اب تو اس اُمت کا سلیمان ہے تم کو اللہ تعالےٰ کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تجھے بھی وہ موقعہ دیا ہے۔ تفسیر کبیر میں اس موقعہ پر ایک لطیفہ لکھا ہے۔ کہ نملہ نے کہا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے[illegible]

[illegible] زیر ارشاد و تعلیم والے فوج پر یہ ظن تو نہیں ہو سکتا کہ وہ دیدہ و دانستہ کسی کو کچل ڈالے یا ظلم کرے۔ اس لئے بلحاظ ادب کے کہا کہ شاید ان کی بے خبری میں کسی کو نقصان پہونچے مگر رافضی لوگ کیسے بے ادب ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سالہ تربیت یافتہ صحابہ کو ظالم غاصب قرار دیتے ہیں

چین میں مسلمان

مقام الجزائر میں واقفکاران علوم شرقی کی جو کانفرنس جمع ہوئی تھی۔ اس میں چین کی طرف سے تانگ تسی فو نام ایک عہدہ دار شامل ہوا تھا جس نے حسب ذیل مسلمانان چین کی نسبت بیان کیا کہ میری پیدائش مشرقی چین کی ہے۔ جہاں باقی صوبوں کی نسبت مسلمانوں کی آبادی بہت ہی کم ہے۔ جوانی کے دن میں نے پکین میں بغرض تحصیل علم بسر کئے۔ اور چند مسلمان اہل پائتخت سے میری ملاقات ہوگئی۔ اور رفتہ رفتہ مجھے مسلمانوں کے حالات و معاملات کا ایسا وسیع علم ہوگیا کہ ایک مرتبہ چینی حکومت نے مسلمانوں کی حالت پر رپورٹ کرنے پر مامور کیا۔ چینی زبان میں اسلام کو تشین بانی یعنی خالص موحد مذہب کہلاتے ہیں۔ میرے خیال میں اسلام چین میں رسول عربی صلعم کی عین حیات ہی یا ان کے انتقال سے چند ہی برس کے اندر پہنچ گیا تھا۔ کیونکہ ہمارے ملک میں بہت سی پرانی مسجدیں موجود ہیں۔ سب سے پرانی مسجد کانٹن میں ہے جسے مسجد یادگار مقدس پکارتے ہیں کیونکہ اس میں حضرت وہب ابوکبشہ رسول عربی صلعم کے ایک بڑے صحابی اور خالو کی قبر ہے۔ جعفر منصور عباسی خلیفہ سے فغفور چین نے فوجی مدد مانگی۔ تو اس نے آٹھ ہزار جوان بھیج دئے۔ یہ لوگ فغفور کی اجازت سے چین میں ہی آباد ہوگئے۔ ہمارے بادشاہ نے انعام و اکرام سے مالا مال کر دیا۔ اور زرخیز اراضیات عطا کیں۔ ان کی اولاد آج تک موجود ہے۔ چونکہ مردم شماری کا کوئی معقول انتظام نہیں۔ اس لئے مسلمانوں کی صحیح تعداد بتا سکنا مشکل ہے۔ تاہم میرے خیال میں وہ ساڑھے چار کروڑ سے کم نہیں یعنی کل آبادی کا دسواں حصہ۔ مسلمان کو چینی میں خوئی پکارتے ہیں۔ اس لفظ کے معنے یہ ہیں کہ اس شخص نے اپنا نیک و بد خدا کے سپرد کر رکھا ہے۔ ان کا لباس اور ظاہری رنگ ڈھنگ بالکل دوسرے چینیوں کا سا ہے صرف عمامے میزی نشان ہیں۔ وہ نسبتاً خوبصورت بھی ہیں ہمارے ملک میں مدت سے مذہبی آزادی رائج ہے۔ حکومت کسی کے مذہب سے تعرض نہیں کرتی۔ نہ مذہب مانع ترقی ہے۔ چنانچہ کئی مسلمان وزارت اور سپہ سالاری کے مدارج اعلا پر پہنچ چکے ہیں اور اس وقت چین کی طرف سے جاپان میں جو سفیر ہے۔ وہ مسلمان ہے۔ مسلمان ملازمت کی بجائے تجارت کا زیادہ شوق رکھتے ہیں اور اس فن میں ان کو خاص مہارت حاصل ہے۔ وہ بات کے پکے ہیں۔ جو اقرار کریں۔ وہ پورا کریں۔ [illegible] ہیں وہ تکلفات داخل ہیں اور [illegible] مسلمان نہیں ہیں۔ چنانچہ حکومت ان کی [illegible] کی وجہ سے مسلمانوں کو فوج میں بھرتی کرنے کی خاص کوشش کرتی ہے۔ موجودہ وزیر حرب سے پہلے جو وزیر تھا۔ وہ مسلمان ہی تھا۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ دینی معاملات میں چینی مسلمان اپنے اخلاقی بھائیوں سے کچھ متفاوت ہیں یا نہیں۔ البتہ یہ میرا مشاہدہ ہے کہ وہ اپنی دینی زبان کے رشتہ گرویدہ ہیں۔ فرض نماز کو بلاناغہ ادا کرتے ہیں۔ لڑکوں کا ختنہ کراتے ہیں۔ مسلمہ عورت کے سوائے کسی سے نکاح نہیں کرتے۔ شراب نہیں پیتے۔ خنزیر کا گوشت جو باقی سب باشندوں کی عام غذا ہے۔ نہیں کھاتے اور ہر سال بہ تعداد حج بیت اللہ کو جاتے ہیں اور اسلام چین میں حیرت انگیز یا دہشت ناک حد تک وسعت پکڑ رہا ہے۔ کئی یورپین مقتنوں کو خطرہ ہے کہ یہیں کل آبادی ہی کسی دن مسلمان نہ ہو جائے بڑا ذریعہ یہ ہے۔ کہ مسلمان تاجر چینیوں سے ان کے خورد سال بچے خرید لیتے ہیں۔ اور ان کو اپنے ڈھب پر پرورش کر کے مسلمان بنا لیتے ہیں۔ علاوہ بریں اکثر ہوتا ہے۔ کہ ایک ہی دن میں کوئی سالم کا سالم قبیلہ یا گروہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ چینی مسلمانوں کی کئی انجمنیں اور خیراتی کاموں کی سوسائٹیاں ہیں۔ انہوں نے جابجا شفاخانے اور غربا لاوارث بچوں کے لئے یتیم خانے اور مامن قائم کر رکھے ہیں۔ جنمیں غیر مسلم اشخاص بھی بخوشی داخل کر لئے جاتے ہیں۔ اور اس طریق سے اب وہ لوگوں کے دلوں کو مسخر کر رہے ہیں۔ ان کے کئی اخبار ہیں۔ جن کو کامل آزادی حاصل ہے۔ وہ عربی زبان مگر حروف میں شائع ہوتے ہیں۔ ان میں علما اور اصحاب تصنیف کی بھی کمی نہیں۔ مگر ان کی توجہ جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے۔ زیادہ تر تجارت کی طرف ہے اور کئی مسلمان تاجر ہمارے ہاں اتنے غنی ہیں کہ ان کی دولت کا شمار نہیں ہوسکتا۔ اس کے باوصف تواضع و خوش اخلاقی میں بھی فرد ہیں (صادق الاخبار)

بنگہ - ضلع جالندھر سے خبر آئی ہے۔ کہ اسی تاریخ کو یہ زلزلہ سخت محسوس ہوا۔ سوئے ہوئے لوگ بیدار ہو گئے۔ ایک احمدی کے گھر کے پاس کچھ ہندو رہتے ہیں وہ زلزلہ دیکھ کر کہنے لگے۔ کہ مرزا صاحب کا کہنا ٹھیک ہوتا جاتا ہے

نظم

اے بے حیاؤ کچھ تمہیں خوف خدا نہیں
دل سے قرآن کے ساتھ محبت ذرا نہیں

کرتے ہو پورا لینے کے معنے توفی کے
پورے سے کیا مراد ہے دیتے پتا نہیں

عیسیٰ میں کیا کمی تھی کہ پھر پورا ہوگیا
ہاتھوں کی پاؤں کی یا کوئی عضو تھا نہیں

کہتے ہیں پورا ہوگیا مُردے کو لوگ عام
تم نے یہ ہندوؤں سے کبھی بھی سُنا نہیں

کیا کھا لیا ہے جس سے کہ اُلّو ہی بن گئے
تم میں حیا و شرم و ذکا کچھ رہا نہیں

کرتے ہو خاص بیٹے کو لاکھوں رسول تے
مانو لیا تو تم کو کہیں ہوگیا - نہیں

مانا کہ جو وجہان کا تھا وہ فوت ہوچکا
عیسےٰ میں کیا خدائی تھی اب تک مرا نہیں

ہے دو ہزار برس سے زندہ خدا کے پاس
پھر کس حیا سے کہتے ہو ابن خدا نہیں

احمدؐ کے فوت ہونے پہ کچھ بھی دھیان نہیں
کیا تم عدو سرور ہر دو سرا نہیں

نام اپنا کیوں رکھاتے ہو مُسلم منافقو
بیٹھ سنبھالو کہ تم کو کوئی روکتا نہیں

اور تم کو کچھ بیا ربھی ہے مبلغات سے
اسلام میں تو روٹی ہے مال و تبا نہیں

سچ ہے کہ اس نبیؐ کو تم مانو کس طرح
اس نے تو مال و زر تمہیں کچھ بھی دیا نہیں

تم کو تو یہ گمان تھا کہ اہو تیں مچائیں گے
جو کچھ تمہارے زعم میں تھا وہ ہوا نہیں

مانگو دعا میں مہدی خونی نکل پڑے
تم میں کوئی بھی صاحب فضل و تقی نہیں

چوٹے ہی لمبے پہن کے بنتے ہو اولیاء
لیکن بناتے چوٹے کہیں اولیا - نہیں

گر اولیائی چوٹوں ہی پر ہوتی منحصر
پھر میر زادہ کوئی بھی چوٹے سوا نہیں

اب بھی ہے وقت توبہ کرو ورنہ چپ رہو
یہ فحش بکنا شرع میں ہرگز روا نہیں

عالم کہا کے گالیاں دیتے ہو گندیاں
اب بھی بہود ہونا تمہارا کھلا - نہیں

ملوجے یعنی چوغے - * میراسی

بار بولنے سے بولو تمہارا نیا ست کیا

ان گالیوں سے انکا تو کچھ بھی گیا نہیں
سب سے زیادہ گالیاں کھائیں رسولؐ نے

آخر وہی مظفر و غالب ہوا نہیں؟
ویسے ہی ہوتا جاتا ہے یہ مہدی کامیاب

تم سے جو ہو سکا ہے وہ کیا کچھ کیا نہیں؟
فتوے لگائے کفر کے پھر حاکموں کے پاس

جاکر کہا کہ باغی ہے یہ باوفا نہیں
سرکار کے لئے ہے وجود اس کا خوفناک

گر اس کو مارا جائے تو کچھ بھی برا نہیں
پھر بھی نہ باز آسکے یہ بھائی یزید کے

جاکر کہا عیسائیونکو تم میں حیا نہیں
عیسےٰ کو قادیانی نے مردہ بنا دیا

لیکن عیسائی کوئی بھی کچھ بولتا نہیں
القصہ ان سے قتل کا دعویٰ کرا دیا

پھر خوش تھے کہ مرزا کا اب تو بھلا نہیں
مسجد میں جاکے مانگیں گرا خاک کی دین

وہ کونی بد جو تمہیے جنکی انتہا نہیں
لمبی عبائیں پہن کے جاکر گواہی دی

پھر اس کو اٹھکے حال سے کون آشنا نہیں
جتنا کسی میں زور تھا سب نے لگا لیا

اچھا ہوا دلوں میں یہ ارمان رہا نہیں
عبدالرشید تھک گیا سارا جہان اخیر

لیکن خدا کا مرد جہان سے تھکا نہیں
خاکسار محمد عبدالرشید احمدی بٹالوی

چین میں قدیم یہود

اخبار نور افشان بمبئی گارڈین سے ناقل ہے کہ چین کے عین وسط میں ایک یہودی بستی ہے۔ مگر یہ لوگ کسی جدید زمانہ میں آکر یہاں آباد نہیں ہوئے۔ بلکہ وہ یہاں کی آبادی کا ایک خاص حصہ ہیں۔ بعض خیال کرتے ہیں کہ وہ شمال مغرب کی طرف سے براہ خشکی تاتار کے پرے سے یہاں آئے ہیں۔ اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سن مسیحی کے آغاز میں بابل سے آکر یہاں آباد ہوئے ہیں اور اغلباً دو ہزار برس سے چین میں ہیں۔ چینی لوگ کہتے ہیں۔ کہ وہ ایک فرقہ ہے۔ جو پٹھے لٹکا لٹکا لیتے ہیں۔ یا نیلی ٹوپی پہننے والے محمدی ہیں۔ کسی زمانے میں یہ بستی بڑی آباد تھی۔ مگر اب قریباً چار سو آدمی کی آبادی ہے۔ جو چین کے بطن میں ایک چھوٹے سے شہر کائیفنگ میں رہتے ہیں۔ یہ شہر ساحل بحر سے قریب چار سو میل دور ہے۔ کئی صدیاں گذریں کہ وہاں پر ان کا ایک بڑا خوبصورت عبادت خانہ تھا۔ مگر اب وہ برباد ہو گیا ہے۔ ان کے پاس ابھی تک ایک دو تختیاں ہیں۔ جن پر پرانے عہد نامہ کے ابتدائی حصوں میں سے عبرانی زبان میں کوئی ایک مقامات کندہ ہیں اور ان کے پاس توریت کے کوئی ایک طومار بھی ہیں۔ ان یہودیوں میں سے کوئی ایک بدھ مذہب کے پیرو ہوگئے ہیں۔ بعضوں نے مولسریوں کے امتحانات پاس کر لئے ہیں۔ اور اب چینی اہل علم میں شمار ہوتے ہیں۔ اغلب ہے۔ کہ وہ تین پشتوں کے بعد وہ وہاں کے باشندے متصور ہو جائینگے۔ وہاں پر مشنریوں کے فارن ایجنٹ بھی ہیں۔ جو ان میں منادی کرتے ہیں اور امید ہے کہ ان میں سے بعض [illegible] ہو گئے ہیں فقط

حضرت مسیح کے زمانہ سے بہت پہلے یہودیوں کا ممالک افغانستان۔ کشمیر۔ تبت اور چین وغیرہ میں آباد ہونا کئی طرح سے ثابت ہے۔ یہی باعث ہے کہ حضرت مسیح نے کہا تھا۔ کہ میں پراگندہ بھیڑوں کی طرف رسول ہوں۔ اور اسی پراگندگی نے ان کو بہت لمبے لمبے سفروں پر مجبور کیا۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ وہ بالآخر کشمیر میں فوت ہوئے اور شہر سری نگر میں دفن ہوئے جہاں آنجناب کی قبر اب تک موجود ہے۔ جیسا کہ مضمون بالا میں بھی مندرج ہے۔ یہود کی عادت تھی۔ کہ جس ملک میں جاتے۔ وہاں کے لوگوں سے متاثر ہو کر انہیں کا مذہب اور رسوم عادات اختیار کر لیتے۔ چنانچہ کشمیر کے یہودی ہندو ہی بن گئے اور کچھ بدھ مذہب بن گئے (ایڈیٹر)

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸۰ ہے۔ درخواستیں اس پتہ پر ہوں
سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیل سنگھ۔ امرتسر

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت میں اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہیں ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکائت کا موقع بن جاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماویں۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھیں۔ تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو

سیر منار

ملتان میں ایک عیسائی بمعہ اپنی بیوی بچوں کے مسلمان ہو گیا ہے

(تہذیب النسوان)

خبر ہے۔ کہ حضور پرنس آف ویلز کے آنے پر مہاراجہ صاحب کشمیر کو کامل اختیارات عطا ہوں گے

کلکتہ میں دو خوفناک چوریاں ہوئیں۔ مسٹر ای آئی ٹکل اپنی عورت کو چھوڑ کر کہیں ناچ گانا سننے گئے تھے پیچھے چور پڑے۔ گیارہ ہزار کے جواہر لے گئے اور مسٹر محمود مرزا کے ہاں چور پڑے۔ پانسو روپیہ نقد۔ ۳۳۔ اشرفیاں اور ۶۱۲۵ کے جواہرات لے گئے

احمد آباد میں طوفان سے ایک سو میل تار بہ گیا

خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب رئیس لاہور نے وفات پائی

نوشہرہ سے ساڑھے چھ میل کے فاصلہ پر ایک نئی چھاونی قائم ہوگی

توسیع ریل۔ پشاور سرحد افغانستان تک ہوگی

نواب محمد فضل خانصاحب ڈپٹی کمشنر جنگ کے ہاں نوے ہزار کی چوری ہوگئی

زلزلہ زدگان کانگڑہ کی رفع تکلیف کا چندہ گیارہ لاکھ اناسی ہزار تک جمع ہوا۔

سوموار کو بوقت شام کلکتہ میں تقسیم بنگالہ کے خلاف عظیم جلسہ ہوا۔ بیس ہزار سے زیادہ تھے

پولٹاوہ اور پریسوائٹ نام روسی جہاز۔ پورٹ آرتھر سے جاپان کو لے گئے۔ ٹھیک ٹھاک ہیں

ان غرق شدہ جہازوں کو جاپانیوں نے نکالا مرمت کیا۔ صحیح و سالم۔ یہاں سے چلدیئے ہیں

جنگ روس و جاپان

صلح کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا [illegible]

[illegible] سے ہر روز اجلاس ہوتا ہے۔ جاپانی [illegible] نے روسی مختار کو اپنی شرائط کا تحریری کاغذ دیدیا ہے [illegible] جواب [illegible] (تار خبر ۱ اگست) [illegible] کا بڑا زور ہے۔ شہر نیو اور [illegible] ۱۲۲ موتیں ہوئیں [illegible] کے سپرنٹنڈنٹ [illegible] ہوئی ہے۔ کہ مسٹر لی نے ایک [illegible]

[illegible] میں ۳ اگست ۱۹۰۵ء [illegible]

[illegible] پیشیور انسٹی ٹیوٹ بے ئے دیا میں ۹۰ [illegible] کتے کے کاٹے ہوئے مریضوں کا علاج ہوا۔ جن میں ۲۸ یورپین تھے۔ کسی بیماری میں یورپین باوجود اس قدر قلیل تعداد کے جو ان کی ہندوستان میں ہے اس کثرت کے ساتھ مبتلا نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ صرف کتوں کی محبت ہے

چین کے شہر [illegible] کے مشن سکول پر ۸ اپریل کو جب کہ تمام طلبہ اور اساتذہ گرجہ میں دعا مانگ رہے تھے۔ ناگہاں بجلی گری۔ کئی ایک کے بدن جہلس گئے اور بے ہوش ہو گئے۔ ایسا ہی سوری کے درمیان دو مس صاحبان پر بجلی گری۔ مگر صرف پوشاک جلی (نور افشاں)

مقام [illegible] میں نئے مذہبی جوش سے عیسائی گیت گانے میں مصروف تھے۔ کہ ان پر بجلی گری دو مرگئے تیس بے ہوش ہو کر گر پڑے

اخبار قادیان

حضرت معہ احباب بخیریت ہیں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب بعہدہ اسسٹنٹ سرجن مقرر ہو کر دہلی تشریف لے گئے۔ حکیم فضل الدین صاحب اپنے بعض خانگی امور کے فیصلہ کے واسطے حضرت سے چند روز کی رخصت حاصل کر کے بھیرہ تشریف لے گئے

صلح کے لئے جاپان نے آٹھ شرطیں پیش کی ہیں (۱) خرچہ جنگ دیا جائے (۲) جزیرہ سگھالین جاپانیوں کے قبضہ میں رہے (۳) صوبہ لیاؤ ٹنگ میں روس کی تمام رعائتیں فسخ کی جائیں (۴) [illegible] (۵) ہاربین سے جنوب کی ریل جاپانی رہیگی (۶) ملک کوریا پر جاپانی سرپرستی رہے (۷) مشرق میں روس کی بحری طاقت محدود رہے (۸) منچوریا میں روس کو جو رعائتیں تھیں۔ وہ چین کو واپس دی جائیں

وفات عبد القیوم

حضرت ابی المکرم مولوی نور الدین صاحب کا چھوٹا لڑکا عبد القیوم نام ۱۲ اگست ۱۹۰۵ء کو قبل دوپہر وفات پاگیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ عزیز بچہ پہلے بھی اکثر بیمار رہتا تھا۔ لیکن کوئی دو ہفتہ ہوئے۔ مرض خسرہ میں گرفتار ہو کر پھر اس کی حالت درست نہیں ہوئی۔ اس کی عمر ایک سال گیارہ ماہ تھی۔ نماز جنازہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام شامل ہوئے۔ مگر آپ نے مولوی صاحب کو ہی پیش امام بنایا۔ مولوی صاحب نے اس بچہ کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے ایک رقعہ اخبار میں چھپنے کے واسطے ارسال فرمایا تھا۔ جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

السلام علیکم۔ و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

احباب برادران و عزیزان آپ لوگوں میں سے بہت ہیں۔ جنہوں نے مجھے تعزیت کے خطوط لکھے اور میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ان کی تحریر نے مجھ پر خصوصیت سے محبت بڑھانے کا اثر کیا ہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء اب میں سب کا جواب دوں۔ اور ان کا شکریہ کرتے ہوئے جزاکم اللہ احسن الجزاء لکھوں۔ تو کم سے کم [illegible] خرچ ہوتا ہے۔ اور آپ لوگوں پر ضروری اخراجات کے اور بہت بوجھ ہیں۔ دینی ضروریات کا ایک سلسلہ ہے۔ جو روز افزوں ہے۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ بعض کے لئے ابتلا کا باعث ہو۔ ہاں اگر ان اخراجات کے نتائج کا واقعی علم ہو۔ تو پھر سچ یہ ہے۔ کہ بوجھ ہی معلوم نہ ہوگا۔ اور بہت سے بھی ہیں۔ جن کو بوجھ معلوم نہیں ہوتا۔ یہی خرچ اگر ایک جگہ جمع ہو جاتا۔ تو کوئی بڑا دینی کام نکلتا۔ اب آج میرا چھوٹا بچہ بہت بیمار ہے۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔ کہ اس کی صحت کی خوشی اور دوسرے پہلو میں غم کے خطوط پھر سو بھیں۔ اس لئے میری درخواست ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ مجھے ایسے خطوط لکھے جاویں آپ صاحبان ان خرچوں کو جمع کر کے دینی کاموں میں لگا دیں۔ یہ میرا دلی جوش ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ ایسے اخراجات کہیں اسراف میں داخل نہ ہوں اللہ تعالے اپنے فضل سے آپ کو فراست عطا فرماوے۔ وان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ۔ دعائیں کرو اللہ کریم ابتلاؤں سے بچائے اور آوین تو صراط المستقیم پر ثابت قدمی عطا فرماوے۔ نور الدین۔

یہ رقعہ اس امر کا سبق دیتا ہے۔ کہ متقی غم کی حالت میں بھی کیسا خشیت اللہ کی راہ پر قدم مارتا ہے اور دنیا داروں کی طرح بے ہودہ جزع و فزع اور بے صبری میں نہیں پڑتا

دفن سے پہلے مولوی صاحب نے عبد القیوم کا مونہہ کفن میں سے کھولا۔ اور بوسہ دیا۔ اور آپ کی آنکھیں پر آب ہو گئیں۔ اس پر دفن کے بعد فرمایا

”میں نے بچہ کا مونہہ اس واسطے نہیں کھولا تھا کہ مجھ کچھ گھبراہٹ ہے سنت پوری ہو۔ آنحضرت کا بیٹا ابراہیم جب فوت ہوا تھا۔ تو آنحضرت نے اس کا مونہہ چوما تھا اور آپ کے آنسو بہ نکلیں۔ اور آپ نے اللہ تعالے کی حمد کی اور فرمایا۔ کہ جدائی تو تھوڑی دیر کے لئے بھی پسند نہیں ہوتی۔ پر ہم خدا کے فعلوں پر راضی ہیں۔ اسی سنت کو پورا کرنے کیواسطے میں نے بھی اس کا منہ کھولا اور چوما۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ اور خوشی کا مقام ہے۔ کہ کسی سنت کے پورا کرنے کا موقعہ عطا ہوا“

پھر فرمایا۔ خدا نے ہم کو کیسا رسول عطا کیا کہ وہ ہر حالت میں ہمارا غمگسار ہے۔ اور ہر حال میں ہم کو خوشی دینے والا ہے

نماز جنازہ کے بعد دفن سے پہلے ایک شخص نے مولوی صاحب سے سوال کیا۔ کہ معصوم بچے جو مر جاتے ہیں ان کی نسبت کیا حکم آیا ہے۔ آیا ان سے مواخذہ ہوگا یا نہیں ہوگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔

”حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ قیامت کو جب خدا تعالے اپنی مخلوق سے سوال کرے گا۔ کہ تم نے میرے رسولوں کو کیا جواب دیا۔ تو پانچ قسم کے لوگ ہوں گے جو اپنے آپکو خدا کے سامنے معذور پیش کریں گے ۱۔ بچے ۲۔ بہت بوڑھے ۳۔ بہرے ۴۔ دیوانے ۵۔ وہ لوگ جن کے کانوں میں خدا کے رسول کی آواز نہیں پہنچی۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا تم کو موقع دیا جاتا ہے اور تمہیں تبلیغ کیجاتی ہے۔ اس لئے اسوقت انکی طرف رسول بھیجے جائیں گے وہ جانتا ہے کہ کون لوگ ماننے والے ہیں اور کون نہیں۔ لیکن خدا کی طرف سے رسول کا مبعوث ہونا اور تبلیغ کا ہونا ضروری ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اس مقام پر بعض لوگ نادانی سے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ تبلیغ اور آزمائش کا موقعہ نہیں بلکہ جزا اور سزا کا وقت ہے یہ انکی غلطی ہے جزا اور سزا کا مقام جنت اور دوزخ اس کا نام ہے ان میں داخل ہونے سے پہلے سب آزمائش کا وقت ہے۔ فرمایا مصیبت انسان پر دو طرح آتی ہیں یا تو خدا کی رضا یا اس کے غضب سے انسان کی خوش قسمتی ہے کہ خدا کی رضا ہو۔ لیکن اس کا علم انسان کو ہونا مشکل ہے ہاں کسیوقت خدا علم دے بھی دے۔ تو یہ اس کا فضل ہے۔ فرمایا یہ جو دعا کیجاتی ہے کہ اے اللہ اس بچہ کو ہمارے واسطے فرط اور شفیع بنا تو آخر وہ فرط اور شفیع بننے کے قابل ہوگئے تب ہی بن سکینگے ہم تو کئی بچے آگے بھیج چکے ہیں۔

پابرہنہ چلنا مفید ہے

ہندوستان میں پہلے زمانہ کے لوگ پابرہنہ چلنا مفید سمجھتے تھے۔ لیکن نئی روشنی کے پودہ نے اس کو حیوانیت میں شمار کیا ہے۔ حال میں ایک جرمن ڈاکٹر صاحب نے ہندوستان کے پرانے خیالات کے آدمیوں کی تائید کی ہے وہ کہتے ہیں۔ کہ پابرہنہ چلنے سے انسان بے شمار عوارض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ انسان بوٹ ڈانٹنے کو نہیں بنایا گیا تھا۔ بلکہ پاپیادہ چلنے کو۔ جوتے پہننے سے پیروں میں ڈھٹے پڑجاتے ہیں۔ صاحب بہادر عورتوں کو بھی بوٹ پہننے سے منع کرتے ہیں۔ فقط (دلور افشان)

ایڈیٹر بدر۔ یسوع مسیح کی جسقدر تصاویر عیسائیوں نے بنائی ہیں۔ ان سب میں عموماً یسوع کو پابرہنہ چلتا پھرتا دکھایا گیا ہے۔ اگرچہ یہ تصاویر یسوع مثل اس کی خدائی کے فرضی اور یورپ میں کاریگروں کے دماغ کا اختراع ہیں۔ تاہم جو ان کاریگروں نے اس زمانہ کے لوگوں کے طرز لباس و آرائش اور ایسے لوگوں کی حیثیت کے مطابق وہ تصاویر بنائی ہیں جن میں یسوع شامل تھا۔ اس لحاظ سے بھی عیسائی لوگوں کو مناسب ہے۔ کہ اپنے خداوند کی سنت کے مطابق پابرہنہ چلا کریں۔ مگر یہاں تو ایسی الٹی راہ اختیار کی جاتی ہے۔ کہ ہمارے ملک کے چوہڑے چمار بھی جب بپتسمہ لیا (بقول ان کے تسمہ) لیتے ہیں۔ تو ان کا پہلا کام یہی ہوتا ہے۔ کہ کوئی ٹوٹا پھوٹا بوٹ لے اور اس کو رسی کے تسمہ سے باندھ کر صاحب بن جائیں۔ شاید ان کے نزدیک بپتسمہ کی حقیقت بوٹ کے تسمہ تک ہی محدود ہے۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

جاوا و سوماٹرا میں جو کبھی اوّل سے آخر تک اسلامی حکومت کے تابع تھے۔ اب صرف دو باجگذار اسلامی ریاستیں رہ گئی ہیں اور جو کچھ باقی رہ گئی ہیں۔ اور وہ بھی برائے نام۔ آبادی زیادہ تر مسلمانوں کی ہے۔ لیکن تعلیم کا نام و نشان نہیں۔ اور اکثر باشندوں کی حیثیت معمولی مزدور سے زیادہ نہیں دہقانی آبادی جو کچھ کاشت کرتی ہے۔ اس کی تمام پیداوار حکومت لے لیتی ہے عرب تجار کو پہلے سفر کی اجازت نہ تھی۔ اب پروانہ سفر لے کر وہ راہ داری تو کر سکتے ہیں۔ لیکن یہ پروانہ صرف انہی کو ملے گا۔ جو دس روپیہ سالانہ ادا کریں

فیج اخبار کا طان

نے ایک مراکشی گورنر مسمی جداری پاشا کے مفصل حالات یہ دکھانے کے لئے شائع کئے ہیں۔ کہ مراکو کے اندرونی انتظام کی دراصل کیا کیفیت ہے۔ اس شخص نے رعایا پر جو کچھ ظلم و ستم کیا۔ اس کا کچھ اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں اس نے کسی اپنے علاقہ میں تبدیلی کرانے کے لئے تین لاکھ روپے کے تحائف وزرائے سلطنت میں تقسیم کئے۔ جو شخص تحائف پر اس قدر خرچ کر سکتا ہے ظاہر ہے۔ کہ اس نے اپنے لئے کس قدر جمع کیا ہوگا اور اس نے رعایا کا خون کیسی بیدردی سے چوسا ہوگا۔ حکومت نے اسے علاقہ مالی کی گورنری پر مامور کیا۔ مگر جب وہ پہنچا۔ تو باشندگان شہر نے جو اس کی غیر معمولی سفاکی و بے رحمی سے آگاہ تھے۔ دروازے بند کر لئے اور اسے شہر میں داخل نہ ہونے دیا۔ ہمعصر مذکور اس شخص کے مظالم کے تفصیلی واقعات شائع کر کے سوال کرتا ہے۔ کہ جس سلطنت کے انتظام کی یہ حالت ہو۔ کیا وہ قائم رکھے جانے کی کبھی مستحق ہو سکتی ہے۔ اس تحریر میں ممکن ہے کہ کچھ مبالغہ بھی ہو۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مراکشی حکومت کو حسن اتفاق اور فضل ایزدی سے قیصر جرمنی کی طفیل اب پھر چند سال کی مہلت مل گئی ہے۔ اگر اس موقعہ کو بھی بیکار ہاتھ سے جانے دیا۔ تو آج فرانس کے پنجہ سے اس کا محفوظ رہنا کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی آخر ایک دن کوئی طاقتور اس بیدست و پا شکار کو دبوچ لے گا۔

ایک فرانسیسی مدبر

کہتا ہے۔ کہ جزیرہ نما عرب میں حالت سخت نازک ہوتی رہی ہے وہاں ترکی حکومت کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے۔ فرانس پر واجب ہے کہ وہ انگلستان کے ساتھ مل کر اس شکار میں سے خود بھی کچھ حصہ حاصل کرے۔ مگر مدبر مذکور موسیو کو ریلمون کو سخت دھوکہ ہوا ہے جب تک ایک ترک بھی سلامت ہے حرمین پر کسی غیر کا قبضہ ناممکن ہے۔ وہ خیالی اندیشوں اور فضول دور اندیشیوں سے خواہ مخواہ اپنے آپ کو نڈھال نہ کرے۔

رسید زر

تاریخ	نام	شہر	قیمت
۲۵ جولائی ۱۹۰۵ء	محمد اکمل	آف گولیکے گجرات	ار
” ” ”	شیخ کرم الٰہی صاحب	ظفروال	عہ
۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء	احمد دین صاحب	منارہ نورپور	عہ
” ”	غلام حسن صاحب	گنگی والہ	عہ
۲۷ ”	عبد الرحمان صاحب	امرتسر	عہ
۳۰ ”	ماسٹر شیر محمد صاحب معرفت میاں معراج الدین صاحب		عہ
	سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب	بمبئی	بمد اعانت

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس میں فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ ؍ ہے درخواستیں اس پتہ پر ہوں

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ؍۔ لیکن ۱ روپیہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۰ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اجرت ۱۰ روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

ضرورت ہے

کارخانہ اخبار بدر کے واسطے ایک لائق اور تجربہ کار پریسمین اور ایک خوشنویس کاتب (جو عربی و فارسی خط ہر دو لکھ سکے) اور ایک سنگساز کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستیں معہ نقول سندات اور نمونہ خط بنام منیجر اخبار بدر قادیان

میگزین پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۳ اگست ۱۹۰۵ء